205

Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یُؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — فی پرچہ

یوم :- پنجشنبہ — ۷ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۳ امان ۱۳۳۴ ھش — ۳ مارچ ۱۹۵۵ء — نمبر ۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

آج صبح کرنل الٰہی بخش صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں مرض میں بہت حد تک کمی آچکی ہے اور بقیہ علامات بھی دور ہو جائیں گی انشاء اللہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱- یکم مارچ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر۔ حضور کی طبیعت صبح جیسی ہے۔ اس وقت بلڈ پریشر ۱۲۲ ہے۔ سر درد میں بھی کمی ہے۔

۲ مارچ بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر:- کل بعد دوپہر حضور کو بے چینی رہی۔ بازو کی طاقت اور جلد کی حس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق تھا۔ سر درد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق تھا۔ ٹمپریچر ۹۹ تک ہو گیا تھا۔

شروع رات نیند نہیں آئی۔ البتہ رات کے آخری حصہ میں نیند اچھی آ گئی۔ صبح کرنل الٰہی بخش صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ اور معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرض میں بہت حد تک کمی آچکی ہے۔

اور بقیہ علامات بھی انشاء اللہ العزیز جلدی دور ہو جائیں گی۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

احباب جماعت اور بعض دیگر حضرات برابر تاروں اور ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بابرد دریافت کر رہے ہیں۔ چنانچہ روزانہ احباب کی طرف سے تاریں بوصول ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دور و نزدیک کے علاقوں سے جماعتی نمائندوں کی آمد کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چنانچہ کل مورخہ یکم مارچ کو گیارہ احباب ربوہ تشریف لائے۔ اور پینتالیس کے قریب تاریں اور ٹیلیفون کال بھی موصول ہوئیں۔

اسرائیلی حملے پر غور کرنے کیلئے مصر سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کریگا

اقوام متحدہ میں مصر کے مستقل نمائندے کو ضروری ہدایات بھیج دی گئیں

قاہرہ ۲ مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے اعلان کیا ہے کہ مصر نے اقوام متحدہ میں اپنے نمائندے کو ہدایت کی ہے کہ وہ سلامتی کونسل کا ایک فوری اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کرے تاکہ غازا کے سرحدی علاقے میں اسرائیلی فوجوں کے مسلح حملے سے جو صورت حال رونما ہوئی ہے۔ اس پر غور کیا جا سکے۔ اس حملے میں ایک مصری افسر اور ۳۶ سپاہی ہلاک اور تیس سے زیادہ فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے کل قاہرہ میں امریکی اور برطانوی سفیروں سے ملاقات کی۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ بھی اس حادثہ کی تفصیلات سے اقوام متحدہ کو مطلع کریں تاکہ اس بارے میں کوئی فوری اقدام کیا جا سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر اس حادثے کی تحقیقات اور شہادتیں فراہم کرنے میں مصروف ہیں۔ شامی فوج کے چیف آف اسٹاف نے کہا ہے کہ شامی فوج مصر کی امداد کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر مصر درخواست کرے تو شام اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے تحت اپنی فوجیں فوراً روانہ کر دے گا۔ امریکہ فرانس اور برطانیہ میں اس حادثہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا گیا ہے۔ برطانوی حلقوں کا کہنا ہے کہ کشیدگی دور کرنے کے لئے شاید برطانیہ کو کوئی اقدام کرنا پڑے۔ (ابتدائی خبر صفحہ پ)

برطانیہ نے ہائیڈروجن بم بنانا شروع کر دیا

دار العوام میں مسٹر چرچل کا اعلان

لندن ۲ مارچ۔ برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے کہا ہے کہ برطانیہ نے ایٹم بم بنانا شروع کر دیا ہے۔ کل انہوں نے دار العوام میں دفاع پر دو روزہ بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں امریکہ روس سے بہت آگے ہے۔ روس نے ابھی تک صرف ایک قسم کا درمیانی طاقت کا ہائیڈروجن بم بنایا ہے۔ جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں پوری پوری کامیابی کا تعلق ہے۔ اس میں صرف ایک ہی ملک ہے جو سب پر سبقت لے جانے کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ اور وہ ہے امریکہ۔ انہوں نے روس کو خبردار کیا کہ اس کے لئے حملہ کرنا اچھا نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ بالکل پس کر رہ جائے گا۔ انہوں نے برطانیہ میں ہائیڈروجن بم کی تیاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا موجودہ حالات میں محفوظ پالیسی یہی ہے کہ ہم اتنے مضبوط ہوں کہ کسی کو ہم پر حملہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

امریکہ میں مزید ایٹمی تجربات

رات کی تاریکی میں دن کا سماں ہو گیا

واشنگٹن ۲ مارچ۔ کل امریکہ کے صحرائے نوادا میں ہائیڈروجن بم کا ایک اور تجربہ کیا گیا۔ اس دفعہ بھی بم تین سو فٹ اونچے ایک آہنی مینار پر سے گرایا گیا۔ دھماکہ کے معاً بعد تین سو میل کے فاصلے پر ایک تیز روشنی دیکھی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رات کی تاریکی میں لمحہ بھر کے لئے دن کا سماں ہو گیا۔ اب تک جتنے بھی تجربات ہوئے تھے یہ ان میں سب سے بڑا تجربہ تھا۔

زلزلہ کوئٹہ اور مجالس خدام الاحمدیہ

کوئٹہ میں حال ہی میں جو زلزلہ آیا ہے۔ اس کے بارہ میں دوستوں نے اخباروں میں تفصیل دیکھی ہوگی۔ ایسے مصیبت کے اوقات میں یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اسلئے ہر مجلس کو اس تکلیف کے وقت میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے فوراً آگے آنا چاہیئے۔ جو کچھ بھی ہو سکے خواہ تھوڑا ہی ہو فوراً بھجوانا چاہیئے۔ بعض مجالس کو انفرادی تحریک بھی کی گئی ہے۔ لیکن اس مختصر نوٹ کے ذریعہ میں ہر مجلس سے درخواست کرتا ہوں کہ خدمت خلق کے موقعہ پر اپنی مجلس کو پیچھے نہ رہنے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور مصیبت میں اپنے بھائیوں کی امداد کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مشرقی پنجاب کی اسمبلی سے واک آؤٹ

گورنر کے حالیہ بیان کے خلاف احتجاج

جالندھر ۲ مارچ۔ مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں کل جب صوبائی گورنر مسٹر سنگھ تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو حزب مخالف کے ممبران اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے یہ واک آؤٹ گورنر کے اس بیان کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا۔ جس میں مسٹر سنگھ نے پاکستان پر ٹیسٹ میچ کے سلسلے میں لاہور جانے والے سکھوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کا الزام لگایا تھا۔

کراچی ۲ مارچ۔ گذشتہ ماہ کھوکھراپار کے راستے ۱۲۹۰ مہاجر پاکستان آئے۔ ایسے مہاجرین کی تعداد ۵ لاکھ ۴۴ ہزار سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء

جماعت کا فرض

جیسا کہ احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور کی صحت عود کر رہی ہے۔ اور حالت بہتر سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ ہم احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تضرعات کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ تاکہ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر طویل سے طویل ہو۔ ایسے نادر وجود صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ابھی اس وجود کی جماعت کو سخت ضرورت ہے۔

احباب کو ہم پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ حضور کو آرام کی ضرورت ہے۔ آپ کی یہ بیماری اس مشقت و محنت جانفشانی اور ہجوم فکر کی وجہ سے ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اٹھا رہے ہیں۔ اور جو ہمارا بھی جو اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ویسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرض ہے۔ اس لئے جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس ابتلاء سے ہوشیار ہو جائے۔ اور اپنے ہی فرض کو پہچانے اور اس کام کی سرانجام دہی میں پورے انہماک سے لگ جائے۔ جو کام اللہ تعالےٰ نے جماعت کے سپرد کیا ہے۔ اور جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے۔

پاک و بھارت کے تعلقات

(۱) پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کلکتہ میں اخباری نمائندوں سے کہا ہے۔ کہ اب تصفیہ کشمیر کے لئے بھارت اور پاکستان کے درمیان پہلے سے زیادہ خوشگوار نفسیاتی فضا موجود ہے اور ہمیں اس مسئلے کو حل کرنے کی پوری کوشش کرنی ہوگی۔

اسی طرح ڈاکٹر خان پاکستان کے وزیر مواصلات نے بھی ۲۸ فروری کو راولپنڈی میں اے۔ پی۔ پی کے نمائندہ سے بات چیت میں یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ کشمیر کا جھگڑا عنقریب پر امن طریق سے حل ہو جائے گا۔ آپ وزرائے اعظم کی ملاقات سے جو مستقبل قریب میں ہونے والی ہے بڑے پر امید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "آپ دیکھ نہیں رہے کہ حالات کس قدر تبدیل ہو چکے ہیں اور پاکستان اور بھارت کے تعلقات کس طرح خوشگوار ہو چکے ہیں"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پچھلے دنوں سے ایسے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے ایک انسان توقع لگا سکتا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات پہلے سے انشاء اللہ بہتر ہو جائیں گے۔ ٹسٹ میچ کے وقت بھارتیوں کا لاہور میں ورود ایک بین ثبوت ہے۔ پھر راجہ غضنفر علی صاحب نے یہ یقین بھی دلایا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان آمد و رفت کو آسان بنانے کے لئے پاسپورٹ اور ویزا میں آسانیاں پیدا کی جا رہی ہیں یعنی اب پہلے کی نسبت جلد تیار ہو جایا کریں گے۔

(۲) اس ضمن میں یہ امر بھی اہم ہے۔ کہ منقولہ متروکہ املاک اور بنکنگ کے معاہدات کے سلسلہ میں اعلےٰ افسروں کی بات چیت میں حصہ لینے کے لئے بھارتی وفد وزارت بحالیات کے جائنٹ سکوٹری مسٹر کے بی ماتھارانی کی سرکردگی میں کراچی پہنچ چکا ہے۔ بات چیت یکم مارچ سے تین مارچ تک ہوگی۔ اس میں منقولہ متروکہ املاک کا معاہدہ بنکنگ کا معاہدہ۔ پراویڈنٹ فنڈ۔ سرکاری ملازمین کی پنشن اور امانتیں۔ پوسٹل سارٹیفکیٹ اور سیونگ بنک کے حسابات کے تبادلے۔ بیمہ حسابات کی ادائیگی۔ ڈاک کے پارسلوں میں تاخیر۔ پاکستان میں لوکل باڈیز کے ملازموں کے دعوے پاکستان کے پالیسی ہولڈروں کے بغیر ادا شدہ دعوے ضمانتیں اور حصص کے تبادلے وغیرہ شامل ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ یہ ایسے معاملات ہیں جن کا اثر دونوں ملکوں کے عوام پر جن میں سے اکثر برباد ہو چکے ہیں نہایت اہم پڑتا ہے۔ سات آٹھ سال سے ان معاملات کا کما حقہ تصفیہ نہیں ہو سکا۔ اگر بھارت اور پاکستان کی حکومتیں واقعی چاہتی ہیں کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ ان معاملات میں کسی قسم کی متنازعہ صورت پیدا نہ ہونے دیں۔

یہ معاملات بظاہر حکومتوں کی پالیسی کے مقابلہ میں شاید اتنے اہم نظر نہ آتے ہوں۔ مگر جن افراد کا ان معاملات سے تعلق ہے۔ ان کے لئے یہ موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اور ان کا اتنی مدت میں طے نہ ہونا اکثر کی تباہی کا باعث ہو چکا ہے۔

افسوس ہے کہ جو معاہدات ان معاملات کے متعلق شروع میں کئے گئے تھے۔ انہیں جامہ عمل پہنانے میں کوتاہیاں ہی نہیں کی گئیں۔ بلکہ ان کی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں۔ اور دوسری باتوں میں دباؤ ڈالنے کے لئے ان کا ناجائز استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ خیال نہیں کیا گیا کہ عوام کو اس سے سخت نقصان پہونچتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کی توقعات کے پیش نظر یہ بات چیت عدل و انصاف کے اصولوں کے مطابق کی جائے گی۔ اور اس طرح جو فیصلے کئے جائیں گے۔ ان کی جلد از جلد تکمیل کی کوشش کی جائے گی۔

اسلامی ممالک کے معاہدات

صدر جمہوریہ ترکیہ جلال بایار پاکستان میں دس روزہ دورہ کے بعد ۲۸ فروری بعد دوپہر کراچی سے واپس روانہ ہو گئے ہیں۔ پاکستان کی حکومت ہی نے نہیں بلکہ عوام نے جس سرگرمی اور محبت سے آپ کا خیر مقدم کیا اور آپ کی مہمان نوازی کی۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کی یاد ہمیشہ آپ کے دل میں تازہ رہے گی۔ اور آپ کا یہ دورہ نہ صرف پاکستان اور ترکیہ میں اتحاد و یکجہتی کے جذبات کو استوار کرنے والا بلکہ تمام مشرقی ممالک خاصکر اسلامی ممالک میں امداد باہمی اور خود حفاظتی کی تجاویز میں اشتراک عمل کے لئے مہمیز ثابت ہوگا۔

چنانچہ مسٹر محمد علی پاکستان کے وزیر اعظم نے کلکتہ میں جو اخباری نمائندوں کو بیان دیا ہے اس میں یہ بھی توقع ظاہر کی ہے کہ مشرق وسطےٰ کے دوسرے ممالک بھی عراق ترکی اور پاکستان کے معاہدہ میں شریک ہو جائیں گے۔

اس وقت مغربی اقوام کے خروج کی وجہ سے اسلامی ممالک کی جو پست حالت ہے اس سے نکلنے کے لئے تمام اسلامی ممالک کا اتحاد و اشتراک ہی مؤثر ہو سکتا ہے۔ یہ ایسا امر ہے جو اب کسی اسلامی قوم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اس لئے ہمیں امید واثق ہے کہ ترکی، عراق پاکستان معاہدہ جلد ہی تمام اسلامی ممالک کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوگا۔ اور دوسرے مشرق وسطےٰ کے ممالک ہی نہیں۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک جن میں سے عرب ممالک پیش پیش ہیں اس سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے اور ایک ایسا مضبوط و استوار رشتہ باہم پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس سے وہ نہ صرف مغربی ممالک کی یورشوں سے محفوظ ہو جائیں گے بلکہ اسلام کی ترقی کے لئے بھی ایک ٹھوس بنیاد بن جائیں گے۔

اس تعلق میں پاکستان جو خدمات شروع ہی سے سرانجام دے رہا ہے۔ وہ قابل تحسین و تعریف ہیں۔ اس نے اسلامی ممالک کو ایک محاذ پر لانے کے لئے جو جدوجہد کی ہے۔ وہ اس اصول کے مطابق ہے۔ جو جناب جناح مرحوم نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اور جو یہ ہے کہ تمام مسلمان فرقہ بندیوں سے بالا ہو کر ایک محاذ پر جمع ہو جائیں۔ یہی وہ اصول ہے جو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آغاز سے ہی مسلمانوں کے سامنے بار بار پیش کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ جیسا کہ ہم اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ عالمگیر جنگ اول کے بعد جب ترکوں سے ناانصافیوں کے متعلق احتجاج کے لئے مسلمانان ہند نے جلسہ کرنا چاہا۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہی مشورہ دیا۔ کہ خواہ کوئی ترکوں کی خلافت کو مانتا ہو۔ یا نہ مانتا ہو۔ چونکہ یہاں ایک مسلمان قوم کا سوال ہے۔ سب کو متحدہ آواز بلند کرنا چاہیئے۔ تاکہ دشمن پر واضح ہو جائے۔ کہ تمام مسلمان ترکوں کے خیر خواہ ہیں۔

یہ درست ہے کہ تمام مسلمان اقوام کے دل میں یہ جذبات موجود ہیں۔ مگر ان جذبات کو باحسن طریق اور مفید طور پر بروئے کار لانے کے لئے ایسے معاہدات ضروری ہیں۔ اس سے باہمی اعتماد بڑھتا ہے۔ اور ایک دوسرے کے خیالات سے واقفیت ہوتی ہے۔ اور ان طاقتوں کو جو اب منتشر حالت میں ہیں جمع کرنے کی راہ پیدا ہوتی ہے۔

اعلانِ توبہ

امیر ضلع کے انتخاب میں جو ریزولیوشن مورخہ ۱۲/۱/۵۵ چک ۴۹۷ ضلع جھنگ سے بھجوایا گیا تھا۔ اس میں میرے دستخط بھی تھے میں نے یہ غلطی کی ہے۔ جس کا مجھے احساس ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ ایسی غلطی سے اجتناب کروں گا۔

خاکسار دولت خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۹۷ ڈاکخانہ دریام ضلع جھنگ

مغربی افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کے خوشکن نتائج

نئی مساجد کی تعمیر ۔ ۵۳ افراد کا قبول اسلام نمایاں مالی قربانی کے نمونے

۔ احمدیہ مشن سیرالیون کی سالانہ رپورٹ سنہ ۱۹۵۴ء ۔

—— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ ——

(۲)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ پر حملہ کی خبر سننے پر

گزشتہ سال ماہ مارچ میں ہمارے مقدس و محبوب امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر ایک قاتلانہ حملہ کی خبر بی۔بی۔سی لنڈن سے یہاں نہایت رنج و الم سے سن گئی۔ یہ افسوسناک خبر سنتے ہی مختلف مقامات پر تاریں دی گئیں۔ تاکہ تفصیلی حالات معلوم ہو سکیں۔ گو بعض جماعتوں کو ہم سے بھی پہلے پتہ لگ چکا تھا۔ اور ان کی طرف سے نہایت درجہ گھبراہٹ اور بے تابی کے خطوط موصول ہوئے۔ کہ انہیں تفصیل اور حضرت اقدس کی موجودہ حالت سے اطلاع دی جائے چنانچہ تفصیلات معلوم ہونے پر تمام جماعتوں کو تاروں۔ خطوط اور سرکولرز کے ذریعہ اس سانحہ عظیم کی اطلاع کی گئی۔ اور تمام جماعتوں میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص دعائیں کرنے صدقات دینے اور روزے رکھنے کے انتظامات کئے گئے۔ چنانچہ بو، باجے بو۔ مکالی، اور دیگر بڑی جماعتوں میں بطور صدقہ بکرے ذبح کئے گئے۔ اور حضور کی حفاظت وصحت کے لئے متواتر اجتماعی دعائیں جاری رہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق مرکز سے آمدہ اطلاعات باقاعدہ تمام جماعتوں تک پہنچائی جاتی رہیں۔

یہاں کی جماعتوں میں یہ خبر سنتے ہی از حد بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور ان کے دل شدید طور پر مجروح ہوئے اور یہ زخم اس وقت تک مندمل نہ ہوا۔ جب تک کہ دوبارہ پیارے آقا کی صحت کی خبر ان کے کانوں تک نہ پہنچ گئی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ یہاں کی جماعتیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے جسمانی قرب اور دیدار سے محروم ہیں۔ اور مرکز اور حضور سے ہزارہا میل دور ہیں۔ مگر تاہم ان کے اندر بھی اخلاص اور محبت و حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے عشق پاکستانی احمدیوں سے کم نہیں۔ وہ ہر وقت اپنی نگاہیں مرکز ہی کی طرف لگائے رہتے ہیں۔ اور وہاں پر جماعت کے خلاف ذرا سی حرکت پر بھی ان میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔

لوکل مبلغین علاوہ پاکستانی مبلغین کے امسال تین افریقن مبلغین یعنے مسٹر موسیٰ سووا۔ الفا سوری بانگورہ اور الفا احمد دوری بھی تبلیغ و تبشیر اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح میں مشغول رہے۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں انفرادی دورہ کے علاوہ پاکستانی مبلغین کی ترجمانی بھی کرتے رہے۔

زکوٰۃ دوران سال میں زکوٰۃ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور احباب میں اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی تحریک کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بعض دوستوں نے نمایاں قربانی کا نمونہ دکھایا اور ایک گرانقدر رقم چندہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کی۔ چنانچہ ہمارے ایک شامی بھائی سید امین خلیل صاحب نے ... پاؤنڈ اور ایک افریقن بھائی مسٹر سلیمان سیسے نے بھی ۱۰۰ پاؤنڈ پیش کی۔ خدا تعالےٰ انہیں اس کے بدلہ میں مزید مال و دولت سے نوازتے ہوئے اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نئی مساجد سال گزشتہ کے دوران میں دو مقامات پر نئی مساجد قائم ہوئیں۔ ایک باما (Bama) اور دوسری فالا (Fala) میں اگرچہ فالا میں پہلے سے ایک مسجد موجود تھی۔ مگر وہ نہایت خستہ حالت میں اور صرف گھاس پھوس کی تھی۔ اب پختہ عمارت تیار کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ادکویر میں جہاں بوجہ مخالفت عرصہ سے مسجد کے لئے کوئی جگہ حاصل نہیں ہو سکی تھی بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اب وہاں کے چیف کی طرف سے مسجد کے قیام کی اجازت مل چکی ہے۔ اور انشاءاللہ عنقریب وہاں بھی مسجد کی تعمیر ہو سکے گی۔ اس سلسلہ میں چیف سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اور جماعت کو عمارتی سامان جلد جمع کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اس علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف جو حکومت سیرالیون کا نائب وزیر اعلیٰ بھی ہے۔ اس کے والد نے پندرہ سال تک انکار کرتے رہنے کے بعد اب تعمیر مسجد کی اجازت دی ہے۔ اس کام میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کی کوششوں کا کافی دخل ہے۔ فجزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

نومبایعین امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے ۵۳ افراد کا جماعت میں اضافہ ہوا۔ اور وہ بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے جن میں سے ایک شامی مسٹر مصطفےٰ حدرج ہیں۔ یہ دوست آٹھ دس سال سے زیر تبلیغ تھے۔ اس سال سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر انہیں بیعت کرنے کی توفیق ملی اور فارم بیعت پر کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ ان کے احمدیت قبول کرنے میں ہمارے شامی دوست السید حسن محمد ابراہیم صاحب الحسینی کا بھی بہت دخل ہے۔ السید حسن ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ۱۹۳۹ء میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب علی کو دعوت دی کہ ان کے خرچ پر مینڈے علاقہ میں تشریف لائیں۔ اور تبلیغ احمدیت کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ بعد میں سوائے ایک جماعت کے اس علاقہ میں جملہ احمدیہ جماعتیں قائم ہوئیں۔ غیر احمدیت کی ہی حالت میں آپ نے لبنان کے موقر شیعہ رسالہ "العرفان" میں احمدیت کی تائید میں ایک مضمون لکھا۔ جس پر ایڈیٹر نے بھی ایک تعریفی نوٹ لکھا بعد میں یہ ہمارے فلسطین کے عربی رسالہ البشریٰ میں اور پھر الفضل میں شائع ہوا۔ حیفا مشن نے یہ مضمون جس کے ساتھ ایڈیٹر العرفان کے الفاظ بھی شامل تھے بطور ٹریکٹ کثرت سے عرب ممالک میں تقسیم کیا۔

سیرالیون مشن پر جہاں اللہ تعالےٰ کے اور ہزارہا انعامات ہیں۔ ان میں سے ایک جس میں یہ مشن مخصوص ہے یہ بھی ہے کہ باوجودیکہ یہ عرب ملک نہیں۔ یہاں یہ تین عرب تاجر ہمیں ایسے ملے ہیں۔ جو گویا کہ اس مشن کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ان کے علاوہ عام مسلمان عرب تاجر بھی عموماً ہماری امداد اور مہمان نوازی کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بعض امور میں اختلاف کے باوجود ہماری اسلامی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمدیہ جماعت ہائے سالانہ کانفرنس

سیرالیون کی چھٹی سالانہ کانفرنس گذشتہ سال ۱۷۔۱۸۔۱۹ دسمبر کو منعقد ہوئی جس میں ۳۴ جماعتوں سے ۱۳۰۰ افراد شریک ہوئے مبلغین میں سے الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون و ڈسٹرکٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب اور خاکسار شریک تھے۔

اس موقع پر ۵۸ احباب نے ایک ایک ماہ اور نصف نصف ماہ دوران سال ۵۵ء میں تبلیغ کے لئے وقف کیا اور ایک عربی اور دینی سکول بو میں کھولنے کا فیصلہ ہوا جس کے لئے پاکستانی عربی استاد کی درخواست مرکز سے کی جائے گی۔ اسی طرح جماعت کے چاروں حلقوں نے بو سنٹرل دار التبلیغ کے کمپاؤنڈ میں ایک ایک مکان برائے اساتذہ وطلبہ اور مہمانوں کے لئے تعمیر کرنے اور مکان کے اردگرد باغ لگانے کی ذمہ واری اپنے اوپر لی۔

تحریک جدید دفتر دوم کے نئے سال کے لئے کانفرنس مذکورہ میں مکرم امیر صاحب کی تحریک پر چالیس پونڈ کے وعدے ہوئے جن میں سے ۲۳ پونڈ نقد ادا ہو گئے۔ اسی طرح بو جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر الفا شریف نے لوکل مشن کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ایک ہنگامی اپیل کی۔ جس پر ایک سو تیس پونڈ کے وعدے ہوئے۔ جن میں سے ساٹھ پونڈ نقد ادا ہو گئے۔

الفضل کی اشاعت بڑھائیں

۱۔ الفضل خود خریدیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

۲۔ جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ خطبہ نمبر خریدیں

۳۔ ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے۔ اگر کوئی صاحب نہ خرید سکیں۔ تو جماعتی طور پر خریدا جائے۔

۴۔ جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں۔ وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔

الفضل کی سالانہ قیمت -/۲۴ روپے ہے (یعنی صرف دو روپے ماہوار)

خطبہ نمبر کی صرف پانچ روپے سالانہ ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت الٰہی ہے

(محبّ) "اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بُعد اور دُوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے۔ اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر۔ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنےٰ غفلت کو اور ادنےٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ انسان اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ کسی وقت بھی خدا تعالےٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالےٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پہ ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پہ اس سے راضی ہو۔ اس لئے اگر خدا تعالےٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پہ صبر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پہ پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔ اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے۔ اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا تعالےٰ سے مدد مانگی جائے تا خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالےٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدا تعالےٰ عزّوجلّ کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذباتِ نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یک دفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالےٰ کی محبت جو خدا تعالےٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے۔ اور اس کو سفلی گندوں سے باہر لے آتی ہے۔ اور خدائے حی و قیّوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے۔"

(منقول از کتاب چشمہ مسیحی صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء)

لائلپور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں اور صدقات

مورخہ ۲۰/۳/۵۵ کو صبح کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیماری کی خبر پہنچی تو فوراً دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ بعد نماز ظہر احباب جماعت مسجد احمدیہ میں اکٹھے ہوئے۔ امیر جماعت صاحب نے ربوہ سے آمدہ خبر پڑھ کر دوستوں کو سنائی اور دعا کی تحریک کی۔ فوری طور پر کافی رقم صدقہ کے طور پر جمع ہو گئی۔ امیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے غرباء بیوگان اور یتامیٰ کو رقم تقسیم کی۔ ایک بکرا صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے مقدس امام کو مکمل شفا دے اور لمبی عمر عطا کرے۔

خاکسار زعیم انصار اللہ مسجد احمدیہ لائل پور

ضروری اعلان

افریقہ میں ایک فورمین ایک تجربہ کار بڑھئی برائے فرنیچر اور ایک تجربہ کار بڑھئی جو معماری کا کام بھی کر سکتا ہو کی ضرورت ہے۔ تنخواہ فورمین ۹۰۰/- شلنگ ماہوار اور بڑھئی کی تنخواہ ۶۵۰/- شلنگ ماہوار ہوگی۔ رہائش کا انتظام مفت ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنے مفصل کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ درخواستیں امیر صاحب مقامی کی معرفت ۱۵/۴/۵۵ تک پہنچ جائیں۔

(نظارت امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

قادیان سے رسالہ اصحاب احمدؑ کا اجراء

احباب کرام! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے جو کارہائے عظیم سرانجام دیئے ہر ایک اس پہ عش عش کر اٹھتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے الفاظ میں ان کو عطا کیا اور حضور صلعم نے ان کو قابل اقتدا ستارے قرار دیا۔ یہی مقام و آخرین منہم لمّا یلحقوا بہم کے مطابق تیرہ صد سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو ملا۔ ان کے نیک حالات زندگی ہمارے لئے بہترین اسوہ ہیں۔ جن کو شائع کر کے محفوظ کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس مقصد کیلئے قادیان سے دو ماہی رسالہ "اصحاب احمدؑ" جاری کر رہا ہوں۔ قیمت سالانہ صرف اڑھائی روپے ہوگی۔

علاوہ حالات اور تصاویر صحابہ کے حضرت مسیح موعود و صحابہ کرام کے غیر مطبوعہ خطوط ان کے چربے یا بلاک بھی شائع ہوا کریں گے۔ جو دوست خریدار بننا چاہیں وہ صرف اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ امید ہے پہلا شمارہ ماہ اپریل میں شائع ہو سکے گا۔

ملک صلاح الدین قادیان (انڈیا) مصنف "اصحاب احمد و مکتوبات اصحاب احمد"

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

ابھی تک بیشتر اضلاع کی مجالس نے قائدین ضلع کا انتخاب نہیں کرایا بعض مقامات پہ انتخاب کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس حلقہ کی مجالس کے قائدین کی عدم شمولیت کی وجہ سے انتخاب نہیں ہو سکے۔

یہ بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور ضلع وار قائدین اور صوبجاتی نائب صدر صاحبان کا جلد تر انتخاب کرانا چاہیئے۔ اس کے لئے آخری تاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۵۵ء مقرر کی جاتی ہے۔ مجالس اس عرصہ میں اپنے انتخابات مکمل کر کے مرکز میں رپورٹ کریں۔ اس تاریخ کے بعد مرکز مجبور ہوگا کہ ان اضلاع یا صوبوں میں جہاں سے انتخاب کی رپورٹ نہ آئی ہوگی بذریعہ نامزدگی عہدیداران کا تقرر کر دے اور پھر اگر کسی کو کوئی شکایت پیدا ہوگی تو اس کی تمام ذمہ داری اس پہ ہوگی۔

پس کوشش کی جائے کہ مقررہ تاریخ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہو جائیں۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گمشدہ کی تلاش

میرا لڑکا شمیم احمد متعلم تھرڈ ایر کلاس ٹی آئی کالج ربوہ ۲۱/۳/۵۵ سے روپوش ہے۔ قد قریباً سوا پانچ فٹ وجود بھرا ہوا۔ خوبصورت نوجوان عمر ۱۸ سال۔ سر سے ننگا۔ براؤن بوٹ۔ سفید سلوار یا پینٹ۔ اوور کوٹ ہاتھ میں سرخ ہاکی سٹک۔ اس کی والدہ کی حالت صدمہ سے نازک ہے۔ عزیز اعلان کو دیکھ کر فوراً واپس آجائے۔ جن احباب کو پتہ چلے وہ اسے اپنے پاس روک کر مطلع فرمائیں۔

چوہدری غلام رسول معرفت چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

سندھی جاننے والے گریجوایٹ کی ضرورت

سلسلہ عالیہ کے ایک تعلیمی ادارے میں سندھی جاننے والے گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ٹرینڈ گریجوایٹ ہوگا تو اسے گورنمنٹ سکیل کے مطابق تنخواہ ملے گی۔ خواہشمند احباب معرفت مقامی امیر جماعت درخواست بھجیں۔ تازہ [illegible] احباب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم جناب شاہ جی محمد اکبر صاحب رئیس آف شونگ زئی ضلع پشاور ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ موصوف نہایت مخلص بزرگ ہیں۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان سے دردمندانہ التجا ہے کہ شاہ جی صاحب کی صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ (عبد العزیز از ربوہ)

(۲) گو میرا احمدی جماعت سے تعلق نہیں ہے لیکن احمدیوں کی طرح میرا بھی دعا پہ بہت اعتقاد ہے۔ اس لئے تمام احمدی دوستوں سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے انجنیئرنگ کے پہلے سال کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ عتیق عالم فاروقی پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

(۳) میرے بھائی جان مارچ میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ بی ایس کے آخری سال کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ شیخ رشید احمد گلگتی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۴) میری پھوپھی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح دین صاحب ([illegible] لائلپور) ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو چکی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ساتھ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ [illegible] منظور احمد ولد چوہدری خیر دین صاحب مرحوم ربوہ

عرب دورِ جاہلیت میں

عربوں کا مسکن تنہا جزیرہ عرب ہی تھا۔ بلکہ اس کے اردگرد بھی ان کی آبادیاں تھیں۔ لیکن جزیرۂ عرب چونکہ اکثر بیشتر عربوں کا اہم ترین مسکن رہا ہے اس لئے اس جزیرہ کو ان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے جنوب مشرقی ایشیا میں یہ ایک اقلیم ہے۔ جس کے شمال میں صحرائے شام، مشرق میں خلیج فارس اور بحر عمان، جنوب میں بحر ہند اور بحر احمر واقع ہیں اس کا مغربی حصہ بلندی پر واقع ہے۔ اور مشرق کی طرف نشیب اختیار کرتا چلا گیا ہے البتہ عمان کے نزدیک کا حصہ پھر بلند ہو گیا ہے۔ اس میں ہمیشہ بہنے والی نہریں نہیں ہیں۔ البتہ کچھ وادیاں ہیں جن میں پانی بہنے لگتا ہے۔ اور کبھی خشک ہو جاتی ہیں۔

اس کا بڑا حصہ وسطی علاقہ میں اس کا صحرا ہے اس صحرا کی طبعی حالت یکساں نہیں ہے۔ بلکہ تین قسموں پر مشتمل ہے۔

صحرا کی قسم اول

وہ صحرا جسے صحراء سماوہ کہتے ہیں۔ اس صحرا کو آجکل "صحراء نفود" بھی کہہ دیتے ہیں یہ نام قدیم عربوں میں معروف نہیں تھا یہ شمال میں واقع ہے اور شمال سے جنوب کی طرف اس کا طول ۱۸۰ میل اور مشرق سے مغرب کی طرف ۱۸۰ میل ہے) اس کے ٹیلے نہایت ہی نرم ریتیلے ہیں۔ ایسے نرم ریتیلے کہ چلتے چلتے آدمی کے پاؤں دھنس جاتے ہیں۔ اس میں بہت کم کنوئیں اور چشمے ہیں . . . . . ہوائیں اس کی ریت کے ساتھ کھیلتی رہتی ہیں اور یہ ٹیلے اور تودے بناتی رہتی ہیں۔ سردی کے زمانہ میں یہاں بارش ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعض حصوں میں جنگلی گھاس اور رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بیل بوٹے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے اکثر باشندے بدوی لوگ ہیں جو گرمیوں میں تخوم کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ گرمیوں میں یہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا اور شدید گرمی پڑتی ہے۔ وہ سردیوں میں پھر واپس آ جاتے ہیں۔ اور اپنے اونٹوں اور بکریوں کو یہاں چراتے ہیں۔

صحراء سماوہ کے جنوب میں ایک پہاڑ ہے جسے آجکل کوہ شمر کہتے ہیں۔ یہ ہلالی شکل کا جنوب کی طرف اوپر سے پھیلا ہوا پہاڑ ہے۔ اس کا موسم معتدل، بارشیں کثیر اور گھاس بافراط ہوتی ہے۔ اس میں بہت سی آبادیاں اور گاؤں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہی وہ پہاڑ ہے۔ جو قدیم عربوں میں طے کے دونوں پہاڑوں یعنی اجا اور سلمی کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسے اب شمر کہنے لگے ہیں۔ جو قبیلہ طے ہی کی ایک نئی شاخ کا نام ہے۔

صحراء کی دوسری قسم

جنوبی صحرا اسے جو صحراء سماوہ سے متصل ہی چلا گیا ہے جو مشرق کی طرف پھیلتا ہوا خلیج فارس تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی پیمائش کا اندازہ تقریباً پچاس ہزار مربع میل ہے۔ اس کی زمین اکثر ہموار اور سخت ہے جہاں سنگریزے پھیلے ہوتے ہیں۔ اور ریت کی موجیں اٹھتی رہتی ہیں بارش جب اپنے موسم پر ہو جاتی ہے تو یہاں گھاس کی پیداوار اچھی ہو جاتی ہے۔ بدو لوگ اپنے اونٹوں بکریوں اور عورتوں کو لے کر ادھر نکل آتے ہیں۔ اور تقریباً تین مہینے یہاں قیام کرتے اور اپنے جانوروں کو چراتے اور ان کے دودھ پر بسراوقات کرتے ہیں۔ گرمی آتے ہی گھاس سوکھ جاتی ہے۔ اور بدو لوگ اپنے وطن کو واپس چلے جاتے ہیں۔ اس حصہ میں اکثر قحط سالی رہتی ہے۔ کہیں کہیں خال خال درخت ابل اور کھجوروں کے جھنڈ ہوتے ہیں۔ عربوں نے اس صحرا کے مختلف نام رکھ چھوڑے ہیں۔ وہ حصہ جو یمن اور حضرموت کے مشرق میں واقع ہے۔ اسے مَہْرَہ کہتے ہیں۔ جو حصہ حضرموت کے شمال اور مشرق کے درمیان واقع ہے اسے احقاف کہتے ہیں۔ اور جو حصہ مہرہ کے شمال میں واقع ہے اسے دَہْنَا کہتے ہیں۔ مگر آجکل اس پورے صحرا کو ربع خالی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

صحراء کی تیسری قسم

سیاہ سنگستان (حرّات) ہیں۔ حرّہ جیسا کہ یاقوت کی معجم میں ہے۔ سیاہ چٹانوں کی سرزمین کہلاتی ہے۔ جو ایسے بھربھرے پتھر ہوتے ہیں۔ گویا انہیں آگ میں جلا دیا گیا ہو۔ یہ سیاہ سنگستان حوران کے مشرق سے شروع ہو کر بڑھتے ہوئے مدینہ منورہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ خود مدینہ منورہ دو حرّوں کے درمیان واقع ہے۔ جزیرہ عرب میں اس قسم کے حرّے (سیاہ سنگستان) بکثرت ہیں۔ جن میں سے یاقوت نے اپنی معجم میں تقریباً انتیس حرّے شمار کئے ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین حرّۂ واقم ہے۔ یہی وہ حرّہ ہے۔ جس کی طرف واقعہ حرّہ کی نسبت کی جاتی ہے۔

جب ہم اس صحرا سے آگے بڑھتے ہیں۔ تو جزیرۂ عرب کا مغربی حصہ ہمیں دو صوبوں پر مشتمل ملتا ہے۔ شمال میں حجاز، اور جنوب میں یمن

حجاز، ایلہ (عقبہ) سے لے کر یمن تک چلا گیا ہے اس کا نام۔ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں حجاز اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ وہ پہاڑی سلسلہ ہے جو تہامہ کو الگ کر دیتا ہے۔ یہ بحر احمر کے کنارہ پر ——— بمقابلہ نجد کے جو مشرق میں بلند زمین ہے ——— ایک طویل نشیبی زمین ہے۔ حجاز ایک خشک چٹیل ملک ہو جس میں بہت سی وادیاں ہیں جو بارش کے بعد سیلابی پانیوں سے بھر جاتی ہیں۔ ان کے پانی سمندر کی طرف چلے جاتے ہیں۔ لیکن یہ پانی بہت زیادہ نہیں ہوتے۔ بعض شہروں "جیسے طائف" میں اس کا موسم معتدل ہوتا ہے۔ مگر ان کے علاوہ دوسری جگہوں میں موسم نہایت گرم رہتا ہے۔ اس کے اکثر باشندے خانہ بدوش بدوی ہیں۔ یہ بدوی باشندے آجکل ہمارے زمانہ میں بھی اس کی آبادی کا پانچ بٹا چھ (۵/۶) حصہ ہیں۔ آبادی کا صرف چھٹا حصہ آبادیوں اور شہروں میں رہتا ہے۔

حجاز کی اہمیت تجارتی راستہ پر واقع ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ الجنوبی جو یمن کو شمالی شہروں سے ملاتا ہے۔ اسلام سے پہلے یہودی اس طرف بڑھے اور خیبر اور مدینہ وغیرہ میں اپنی نوآبادیاں قائم کر لیں۔ اس کا مشہور ترین شہر مکہ ہے جو ایک بے آب وگیاہ وادی میں واقع ہے اس کا طول شمال سے جنوب کی طرف تقریباً دو میل اور عرض مشرق سے مغرب کی طرف تقریباً ایک میل ہے۔ اس میں زمزم کے کنوئیں کے علاوہ کوئی پانی نہیں ہے۔ اس کا علاقہ دوسرا شہر مدینہ ہے۔ جس کا اصل نام یثرب ہے۔ اس کے شمال میں کوہ احد واقع ہے۔ یہاں کھجوروں کے کافی باغات ہیں۔ اس کے شمالی مشرقی حصہ میں خیبر واقع ہے۔ اس کی زمین زراعت کے قابل نہیں ہے اگرچہ کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایسے ضرور پائے جاتے ہیں جنہیں کھیتی کی جا سکے لیکن چونکہ پانی کی فراوانی ہر جگہ نہیں ہے اسلئے ان قطعات کی بھی کوئی زرعی اہمیت باقی نہیں رہتی

(طلوع اسلام کراچی ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء)

کراچی میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ صدارت مکرمی چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔ اور اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ سلف صالحین کی بعض پیشگوئیاں بھی پیش کیں۔ جو مصلح موعود سے تعلق رکھتی تھیں۔

ازاں بعد مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیشگوئی کے اس حصہ پر روشنی ڈالی۔ کہ حضرت مصلح موعود کس طرح اسیروں کی رستگاری کا موجب ثابت ہوئے۔ چنانچہ اس ضمن میں انہوں نے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ کشمیریوں پر جب ظلم و تشدد حد سے گذر گئے۔ اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے کشمیر کمیٹی کے ذریعے ان کی مدد فرمائی۔ اور انہیں ان کے حقوق دلوائے۔

پھر ملکانہ میں جب شدھی کی تحریک زوروں پر تھی۔ اس وقت بھی مصلح موعود نے وہاں اپنے مبلغین کو بھیجا۔ جنہوں نے غیر مذاہب والوں کا پورا پورا مقابلہ کیا۔ اور مسلمانوں کو ان کے چنگل سے چھڑا دیا۔

مکرم مولوی عبد الحمید صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور اعداد و شمار سے بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے فی زمانہ اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ تبلیغ اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا۔ اور مختلف ممالک میں مشن قائم کئے۔ دوسرا عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ حضور کے زمانہ میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔ اور اس امر کا ذکر کیا کہ اب تک انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ اور سواحیلی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ اور شائع بھی ہو چکے ہیں۔

مکرم مولوی عبد المالک خانصاحب نے حضرت مصلح موعود اور احیاء اسلام کے موضوع پر نہایت مفصل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح موجودہ مادیت کے دور میں اسلام کو دوبارہ نشاۃ ثانیہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باوجود سے حاصل ہوئی۔ اور کس طرح روحانی علوم کے دروازے روز بروز کھل رہے ہیں۔ اسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے وجود پائے جاتے ہیں۔ جنہیں شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ ہی وہ پاک وجود ہیں۔ جنہیں یہ شرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہے آپ کا وجود احیاء اسلام کا ایک بین ثبوت ہے۔

آخر میں مکرمی چوہدری عبد اللہ خانصاحب صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور مصلح موعود کی تین علامتوں پر نہایت محققانہ انداز میں روشنی ڈالی

جماعت کے دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

اسلام کی خاطر زندگی وقف کرنے کی اہمیت

(از مکرم علی محمد صاحب واقف زندگی)

اللہ تبارک وتعالے سورہ آل عمران رکوع ۱۰ میں فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اے مسلمانو تم میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے۔ جو خالصتہً خدا تعالے اور اس کے دین اسلام کا کام کرتا رہے۔ اور اپنا سب کچھ اس کو سونپ کر اسی کا ہو جائے۔ یہاں جس گروہ پاک کا ذکر ہے۔ وہ واقفین زندگی کا ہی گروہ تھا۔ جس کے ذریعہ گم گشتہ توحید دنیا میں پھر قائم ہوئی۔ اور دین حق اکناف عالم میں پھیلا اور پھولا۔ اس زمانہ میں تحریک جدید کا احیاء بھی اسی گروہ خاص سے ہی تعلق رکھتا ہے جب کبھی تاریخ احمدیت میں تحریک جدید کا نام لیا جائے۔ تو اس سے مراد واقفین زندگی اور جب واقفین زندگی کا نام لیا جائے۔ تو اس کا مطلب تحریک جدید سمجھنا چاہیئے۔ گویا تحریک جدید اور واقفین لازم وملزوم ہیں۔ یوں بھی وقف زندگی کا مطالبہ تحریک جدید کے ستائیس مطالبوں میں سے آٹھواں مطالبہ ہے۔ اور حقیقتاً بقیہ چھبیس مطالبے اسی ایک مطالبہ کے گرد ہی چکر لگاتے ہیں۔ بلکہ وقف کا مطالبہ بطور روح اور جان کے ہے۔ میرے اس خیال کی تائید حضور کے ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دیگی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ۔ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے۔ اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر (وقف) ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا۔ بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اسی دن تم کہہ سکوگے۔ کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

پس وقف سے مراد من اسلم وجھہ للّٰہ کے مطابق یہی ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو بلحاظ اعمال۔ کردار۔ افکار۔ گفتار۔ چال ڈھال۔ حرکات وسکنات غرض ہر لحاظ سے اللہ تعالے کی راہ میں وقف کر دیں۔ تب حقیقی وقف زندگی کا مفہوم پورا ہوتا ہے۔

یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ وقف کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ ایک کٹھن منزل ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انہیں نوجوانوں کو اپنے تئیں وقف کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ جو اس بات پر آمادہ ہوں۔ کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے۔ اور تیسرے محنت سے کام کر سکتے ہوں۔ چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ پانچویں قابلیت رکھتے ہوں۔ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ "قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ وقف کے یہ معنے نہیں۔ کہ کوئی خواہ کام کے لئے موزوں ہو یا نہ ہو۔ اسے وقف سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا۔ یا سزا نہیں دی جائیگی۔ وقف سے علیحدہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور سزا بھی مل سکتی ہے۔ لہٰذا صرف وہی اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جن قوموں کے افراد میں سزا کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی، وہ ہمیشہ ہلاک ہوا کرتی ہیں، بہرحال سزا کا برداشت قومی زندگی کے لئے بہت اہم چیز ہے، سزا کا برداشت کرنا ہر قوم کے لئے ضروری ہے۔ خاص کر وقف زندگی کی صورت میں تو بہت ہی ضروری ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

آخر میں وقف کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا ایک حوالہ پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضور نے ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی آخری علمی تقریر سیر روحانی کے آخر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے۔ اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانے (یعنی تبلیغ اسلام) کی خدمت سپرد کی ہے۔

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت خانے کو زور سے بجاؤ، کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔

ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر اور تشہد وتوحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آجائے۔ اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے۔

اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں کہ آؤ خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔

آج محمد رسول اللہ صلعم کا تخت مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے (یعنی واقفین زندگی نے) وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلعم کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلعم نے اسے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے، اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے۔

پس میری سنو۔ میری بات کے پیچھے چلو۔ تم میری سنو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں ہے۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو (یعنی وقف کرو) خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم اس دنیا میں بھی عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ اللّٰھم آمین۔ ثم آمین۔"

چندہ حفاظت مرکز کے وعدے

پورے کرنے والے احباب

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کر دیئے ہوئے ہیں! یا اب کئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ان دوستوں کو جنہوں نے یہ وعدے ابھی تک ادا نہیں کئے۔ یہ وعدے اب جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ کیونکہ اب ان وعدوں پر کافی لمبا عرصہ آٹھ سال گذرنے کو ہے۔

۱۸۸۴ خورشید احمد صاحب دیہاتی مبلغ ۔۔ ۳۔۔ ۳۷ روپے
۱۸۸۵ دولت بی بی صاحبہ کوٹلی ہرنراین ضلع سیالکوٹ ۔۔۔۔ ۵ روپے
۱۸۸۶ ڈاکٹر غلام احمد صاحب انچارج ڈسپنسری بصیر پور منٹگمری ۔۔ ۹۰ روپے
۱۸۸۷ میاں ثناء اللہ صاحب سوناوا ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ ۔۔ ۵ روپے
۱۸۸۸ چودھری ناصر احمد صاحب سیہل باگڑ ضلع ملتان ۔۔۔ ۵۰ روپے
۱۸۸۹ مہر مختار احمد صاحب باگڑ ضلع ملتان ۔۔ ۱۱ روپے ۱۸۹۰ مولوی معین الدین صاحب مردان ۔۔ ۱۰۰
۱۸۹۱ شیخ نیاز الدین صاحب مردان ۔۔۔ ۱۲ روپے ۱۸۹۲ میاں محمد حسین صاحب مردان ۔۔ ۱۵۰
۱۸۹۳ مکرم شہاب الدین صاحب مردان ۔۔۔ ۱۱ ۱۸۹۴ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب مردان ۔۔ ۱۶۰
۱۸۹۵ چودھری رحمت اللہ صاحب مردان ۔۔ ۱۰۰ روپے ۱۸۹۶ محمد احمد صاحب مردان ۔۔۔ ۴۰
۱۸۹۷ مکرم محمد سیفور خان صاحب وکیل مردان ۔۔۔ ۱۱ روپے
۱۸۹۸ منشی آدم خان صاحب مردان ۔۔ ۲۵ روپے ۱۸۹۹ بھائی یار محمد صاحب مردان ۔۔ ۱۵ روپے
۱۹۰۰ مرزا محمد ہاشم صاحب پٹواری مردان ۔۔ ۶ روپے۔
۱۹۰۱ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ مردان ۔۔۔ ۶۵ روپے
۱۹۰۲ مکرم بابو عبد الرفیق صاحب اوورسیئر مردان ۔۔۔ ۸۰ روپے
۱۹۰۳ شیخ نذیر احمد صاحب مردان ۔۔ ۱۶ روپے ۱۹۰۴ غلام محی الدین صاحب دکاندار مردان ۵۰
۱۹۰۵ سلطان محمد خان صاحب مردان ۔۔ روپے ۱۹۰۶ خواجہ منظور اللہ صاحب مردان ۔۔ ۵۰
۱۹۰۷ مکرم صفدر خان صاحب مردان ۔۔ ۳ روپے ۱۹۰۸ قاضی محمد یوسف صاحب مردان ۔۔ ۱۱۰ روپے
۱۹۰۹ مرزا غلام قادر صاحب مردان ۔۔ روپے ۱۹۱۰ قاضی محمود احمد صاحب کلرک مردان ۔۔ ۵۰ روپے
۱۹۱۱ ڈاکٹر حاجی نواب علی صاحب مردان ۔۔۔ ۲۶ روپے
۱۹۱۲ قاضی محمد عمر صاحب قاضی خیل مردان ۔۔۔ ۸۰ روپے۔
۱۹۱۳ میاں اعراف اللہ صاحب مردان ۔۔۔ ۷۰ روپے

(ناظر بیت المال)

ترسیل رقوم چندہ جات کے متعلق ہدایات

جملہ عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ہر قسم کے چندہ جات کی رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بجائے افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوایا کریں۔ (ناظر بیت المال)

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۱۴۰۲۲ ۔ منکہ نذیر احمد ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ میکینک ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ماہوار آمد ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نذیر احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد عبد الغنی ڈرائیور محمد آباد گواہ شد ماسٹر مولا بخش سیکرٹری تعلیم و تربیت محمد آباد۔

ع ۱۳۸۶۴ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم جٹ وڑائچ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۲۳/۹R ڈاکخانہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۳-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر بصورت زیور سات تولے قیمتی ۷۰۰/- روپے ہے۔ جو میں نے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ رشیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری سردار خاں والد موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۸۵۰ منکہ محمد شریف ولد کرم داد صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ زمیندارہ عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک نمبر ۲۰۶/نہر مراد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ والد صاحب بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ مال مویشی بارہ راس قیمتی دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری آمد سالانہ تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد شریف موصی بقلم خود گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۴۰۱۹ منکہ تاج دین ٹیلر ماسٹر ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ٹیلر ماسٹری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں۔ میری موجودہ ماہوار آمد مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد تاج دین موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد رفیق محمد آباد بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۸۴۹ منکہ خورشیدہ بیگم زوجہ کرم داد صاحب قوم گوندل عمر ۳۰ برس بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک نمبر ۲۰۶/نہر مراد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ایک راس بھینس قیمتی ۴۰۰/- اور بیس راس بکریاں قیمتی ۴۰۰/- زیور طلائی وزنی دس تولہ قیمتی ایک ہزار کل میزان ۱۸۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ خورشیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد شریف برادر موصیہ بقلم خود۔

ع ۱۳۸۴۵ منکہ برکت بی بی بیوہ چودھری محمد الدین صاحب مرحوم قوم جٹ سروبا عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن چک نمبر ۸۴/الف فتح ڈاکخانہ چک نمبر ۸۸ براستہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اراضی نہری ۱۲ ۱/۲ کنال ہے۔ اس کی قیمت ۱۲۰۰/- ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ برکت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری اللہ رکھا نمبردار نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۸۴۶ منکہ نذیر بیگم زوجہ چودھری مختار احمد صاحب قوم جٹ سنگھے عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جنڈانوالہ چک نمبر ۱۹۵/ر ب ڈاکخانہ خاص جنڈانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ساٹھ روپے بذمہ خاوند اور ساٹھ روپے کے زیور نقرئی ہیں میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نذیر بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مختار احمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جان محمد احمدی بقلم خود۔

نمبر ۱۳۸۴۷:- منکہ زینب بی بی بیوہ چودھری عطا الٰہی صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جنڈانوالہ چک نمبر ۱۹۵ ڈاکخانہ خاص جنڈانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ۴۰/- روپے ہے اور مبلغ ۶۰/- روپے کا زیور نقرئی ہے میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جان محمد بقلم خود۔ گواہ شد چودھری مختار احمد نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۴۱۳۰:- منکہ لطیف احمد شاد ولد محمد مغل صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ والد صاحب بزرگوار زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ستر روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد لطیف احمد شاد معرفت سید ناظر حسین شاہ صاحب پان سگرٹ فروش۔ رام گلی نمبر ۳ برانڈرتھ روڈ لاہور گواہ شد منظور احمد قریشی سیکرٹری وصایا دہلی دروازہ گواہ شد محمد احمد پانی پتی اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل۔

نمبر ۱۴۱۳۱:- منکہ محمد بی بی زوجہ چودھری احمد الدین صاحب قوم وینس جٹ عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن آدہ چک ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ بصورت زیورات حسب ذیل ہے النام مرکیاں طلائی یکتولہ چار ماشہ ۱۱۵ روپے ڈنڈیاں طلائی دو تولہ قیمتی ۱۸۰/- روپے۔ چند چوڑیاں۔ گوکھرو نقرئی قیمتی ۳۰/- روپے۔ ایک عدد مشین سنگر ہینڈ قیمتی ۱۰۰/- روپے کل ۴۲۵/- روپے ہے۔ حق مہر دو سو روپے تھا جو خاوند سے وصول کرکے اپنے والدین کو دے چکی ہوں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد ۴۲۵/- روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ محمد بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد احمد الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیر محمد بقلم خود چک ۲۹۶ جھاپور

نمبر ۱۴۱۳۲ منکہ محمودہ بیگم زوجہ چودھری محمد اسلم صاحب اے۔ ایس۔ ایم۔ قوم ملہی جٹ عمر ۴۴ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی چار تولے قیمتی چار صد روپیہ کل ۹۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمودہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ زوجہ چودھری محمد اسلم اے۔ ایس۔ ایم ریلوے اسٹیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد چودھری محمد اسلم موصی نمبر ۱۰۵۶۲۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۳۳ :- منکہ محمود احمد ولد چودھری حسین بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ والد بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس وقت میری آمد ماہوار یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمود احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد چودھری مہر الدین پریذیڈنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد چودھری نور محمد چک نمبر ۵۹۵ گ ب بیریانوالہ۔

نمبر ۱۴۱۳۵ :- منکہ بیگم بی بی زوجہ چودھری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۳۰۶/گ ب ڈاکخانہ چک ۳۱۶/گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ بیگم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد صادق موصی نمبر ۱۳۷۱۸

متحدہ محاذ کے داخلی انتشار کی وجہ سے پارلیمانی حکومت کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا

مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کیلئے فضا انتہائی سازگار ہے (محمد علی)

کراچی ۲ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کا قریب قریب فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن حال ہی میں متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کے اندرونی خلفشار اور اس کے لیڈروں کی باہمی جنگ اقتدار کے جو حالات منظر عام پر آئے ہیں۔ ان کے پیش نظر حکومت کے لئے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

آپ نے اعلان کیا میں پنڈت نہرو سے مسئلہ کشمیر پر از سر نو بات چیت شروع کرنے کے لئے ۲۵ مارچ کو دہلی جاؤں گا۔ پنڈت نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس کی وجہ سے فضا اور بھی خوشگوار ہو گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ منصفانہ اور با عزت طور پر حل ہو جائے گا۔ آپ نے عالمی نقطۂ نگاہ سے پاکستان کی اہمیت اور اس کے اہم کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد پاکستانی عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوششوں میں حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ اس مقصد کے حصول کے لئے صرف حکومت کی کوششیں کافی ثابت نہیں ہو سکتیں۔ آپ نے کہا ”آپ نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں جس جذبہ اتحاد عمل کا ثبوت دیا تھا۔ اسے برقرار رکھیں۔ امید ہے۔ اس جذبہ کی بدولت ہمارا مستقبل خوش آئند ہوگا۔ اور ہمارا ملک ترقی کرے گا۔“

آخری ٹیسٹ میچ بھی ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا

کراچی ۲ مارچ۔ گذشتہ چار ٹیسٹ میچوں کی طرح پاکستان اور بھارت کا آخری ٹیسٹ میچ بھی ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم نے کل اپنی دوسری اننگز میں پانچ وکٹوں پر ۲۴۱ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ کھیل ختم ہونے تک بھارتی ٹیم نے اپنی دوسری اننگز میں ۶۹ رنز کیں۔ اور اس کے صرف دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ کل کے کھیل کی نمایاں خصوصیت علیم الدین اور کاردار کا شاندار کھیل ہے۔ انہوں نے مل کر قریباً ۱۵۵ منٹ میں ۱۵۵ رنز کیں۔ پاکستان نے اپنی پہلی اننگز میں ۱۶۲ اور بھارت نے ۱۴۵ رنز کیں۔

مراکشی لیڈر کا قتل

کیسابلانکا ۲ مارچ کل مراکش کے ایک سیاسی لیڈر شریف مولائی ادریس کو ان کے مکان کے باہر قتل کر دیا گیا۔ قاتل سائیکلوں پر آئے۔ اور مولائی ادریس کو گولیوں کا نشانہ بنا کر بھاگ گئے۔

شام میں اشتراکی رجحانات

دمشق ۲ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق شام میں اشتراکی رجحانات زوروں پر ہے۔ شام پہلا عرب ملک ہے۔ جس کی پارلیمنٹ میں کمیونسٹوں کو بھی نمائندگی حاصل ہو گئی ہے۔ شام کے ایک تہائی اخبارات انقلابی رجحانات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اور شام کے کمیونسٹ لیڈر تمام عرب ملکوں میں اشتراکی تحریک کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ کئی کمیونسٹ آزاد امیدواروں کی حیثیت سے شامی پارلیمنٹ کے ممبر بننے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ کمیونسٹ لیڈر مسٹر خالد بھی پارلیمنٹ کے گذشتہ انتخابات میں کامیاب ہو گئے تھے۔ کمیونسٹوں کو مجموعی طور پر ۵۰ ہزار ووٹ ملے تھے۔ دمشق کے ہر بک سٹال پر سستا لٹریچر فروخت ہو رہا ہے۔ تعلیمی حلقوں میں کمیونسٹ خاص طور پر سرگرم عمل ہیں۔ بعض دیہاتی علاقوں میں کمیونسٹوں نے کئی سکول جاری کر رکھے ہیں۔ لبنانی کمیونسٹوں کی قیادت براہ راست شام کے مسٹر خالد کے ہاتھ میں ہے۔ پچھلے سال لبنان میں کمیونسٹوں نے اپنے ایک خاص اجتماع میں یہ طے کیا تھا۔ کہ عربوں اور سوویٹ یونین کے درمیان معاہدات کی حمایت کی جائے۔ چنانچہ کمیونسٹوں کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ ہر مرحلہ پر روس کی خارجہ پالیسی کے حق میں پراپیگنڈا کریں۔

فیڈرل کورٹ میں دستوریہ کے متعلق اپیل کی سماعت

گورنر جنرل کے اقدام کے جواز میں ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل

لاہور ۲ مارچ کل فیڈرل کورٹ آف پاکستان کے روبرو فیڈریشن آف پاکستان اور نو مرکزی وزراء کی طرف سے مولوی تمیز الدین کے مقدمہ کے متعلق سندھ چیف کورٹ کے ۹ فروری ۱۹۵۵ء کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپیل کی سماعت کے پہلے دن ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی خاں نے طویل بحث کی۔ آپ نے کہا گورنر جنرل نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو دستور ساز اسمبلی توڑنے کا جو اعلان کیا تھا اس کی نوعیت سیاسی ہے۔ ایسے سیاسی اقدام کے لئے قانون کی کسی دفعہ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے کہا کہ قانون آزادی ہند کی دفعہ ۵ کے تحت گورنر جنرل کو وہ تمام اختیارات حاصل ہیں جو شاہ برطانیہ کو حاصل ہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل نے مزید رائے ظاہر کی کہ گورنر جنرل کی منظوری کے بغیر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۲۳ الف کی کوئی حیثیت نہیں اور سندھ چیف کورٹ کو اس قانون کے تحت حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں۔

پاکستان کے اس اہم ترین مقدمہ کیلئے اپیل کنندگان کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی خاں اور پنجاب کے سابق ایڈووکیٹ جنرل مسٹر شیخ عبد الحق پیش ہوئے۔ برطانوی وکیل مسٹر کینتھ ڈپلاک دوران کے جونیئر مسٹر آر ایل کوٹن بھی عدالت میں موجود رہے۔ ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل کے خاتمہ پر مسٹر ڈپلاک اپیل کنندگان کی طرف سے اپنا نقطہ نگاہ پیش کریں گے۔ مولوی تمیز الدین کی طرف سے مسٹر آئی آئی چندریگر سابق وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خاں (بقیہ)

(بقیہ) مسٹر محمود علی قصوری، مسٹر شریف الدین اور مسٹر منظر عالم پیش ہوئے۔ مولوی تمیز الدین بھی موجود تھے۔

پنجاب کے طول و عرض میں موسلا دھار بارشیں

فصل ربیع کی صورت حال بہتر ہو گئی

لاہور ۲ مارچ پنجاب کے طول و عرض میں بارشوں سے فصل ربیع کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ فصلوں کو خشک سالی کا جو خطرہ لاحق ہو چکا تھا اسے اب بارشوں نے ختم کر دیا ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق گندم پیدا کرنے والے تمام بڑے بڑے علاقوں میں خاصی بارش ہوئی ہے۔ منٹگمری میں اڑھائی انچ سے زیادہ بارش ہوئی ہے۔ کل لاہور میں نصف انچ۔ مری میں پون انچ اور راولپنڈی میں ایک انچ بارش ہوئی۔ لاہور میں آج شام بھی بارش ہونے کا امکان ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق کل ہری پور میں پون انچ بارش ہوئی۔ اسی طرح کیمبل پور اور لائلپور سے بارش ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

۳۷ مصری ہلاک اور ۳۰ سے زیادہ مجروح

غازا کے سرحدی علاقہ میں اسرائیل کا حملہ

قاہرہ ۲ مارچ کل غازا کے سرحدی علاقے میں اسرائیل اور مصر کے دستوں میں پھر لڑائی چھڑ گئی۔ اسرائیل کے دستوں نے مصری فوج پر حملہ کیا۔ مصر کی طرف سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس حملہ میں مصر کا ایک فوجی افسر اور ۳۶ سپاہی ہلاک ہوئے ہیں اور ۳۰ سے زیادہ مصری مجروح ہوئے۔

۱۹۴۹ء کے بعد اسرائیل اور مصر کی سرحد پر اتنا خوفناک حملہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت اس حملہ کے خلاف اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل سے احتجاج کرے گی۔ مصر اس بارہ میں مصر اور اسرائیل کے مخلوط کمیشن سے رجوع نہیں کرے گا۔

مصر کی وزارت جنگ میں فلسطینی امور کے ڈائرکٹر لیفٹننٹ کرنل سالار گوہر نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کے حملہ میں ۳۷ مصری ہلاک ہو گئے ہیں۔ حادثے کے مقام پر مصری دستوں کی کمک بھیج دی گئی ہے۔ رات صورت حالات پر غور کرنے کے لئے مصری کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہونے والا تھا۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے [illegible] کو اس حملہ کا الزام ٹھہرایا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حملہ مصر کے [illegible]

غزہ کا واقعہ جو ہوا۔ برطانوی وزیر خارجہ کے ترجمان نے آج کے واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ضروری اعلان

ماہ فروری کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء تک دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ میں پہنچ جانی چاہئیے۔ ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

مینیجر الفضل ربوہ